بی بی آمنہ کی قبر اور سعودی عرب کے خلاف بے بنیاد پراپیگنڈہ

بعض اخبارات میں یہ غیر مصدقہ خبر پڑھ کر بے حد کوفت ہوئی کہ محمد اخلاق نامی ایک غیر معروف شخص گذشتہ رمضان المبارک میں عمرہ کے کے لئے سعودی عرب گیا تھا اور چار ماہ بعد اس نے یہاں یہ انکشاف کیا ہے کہ حضرت آمنہ کی قبر کو بلڈوز کیا ہوا تھا۔ آخر اتنے مہینوں کے بعد اس غلط خبر کو کیوں پھیلایا گیا ہے ؟ اور اس افسانے کو حقیقت کا رنگ دینے کی کوشش کیوں کی گئی ہے ؟ نیز اسی بے بنیاد خبر کی بنیاد پر روزنامہ "جنگ" مجریہ 20مارچ1999ء کے مطابق حضرت آمنہ کے مزار کی شہادت پر یوم احتجاج منایا گیا۔ آج جامعہ نعیمیہ میں احتجاجی کنونشن ہوگا۔ تنظیم اہل سنت ۱۴ اپریل کو سعودی سفارتخانے کے باہر مظاہرہ کریگی (پیر افضل قادری)

ان حالات سے واضح ہوتا ہے کہ بی بی آمنہ کی قبر مسمار کرنے کی شرانگیز، گمراہ کن، بے بنیاد اور سفید جھوٹ پر مبنی کہانی جس شخص کی اختراع ہے وہ بڑا بد عقیدہ اور قبر پرستانہ ذہنیت کا حامل ہے۔ دراصل سعودی حکمرانوں کے مخالفین نے انہیں بلاجواز بدنام اور پاکستان کو تنہا کرنے کی سوچی سمجھی سازش کی ہے۔ کیونکہ اس خبر کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ آج جبکہ کرۂ ارض ایک "گلوبل ولیج" کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ لحہ لحہ کی خبریں ہر جگہ پہنچ رہی ہیں۔ یہ خبر دنیا کی کسی خبر رساں ایجنسی کے ذریعے سامنے نہیں آئی۔ پھر لاکھوں مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا ہے۔ ہزاروں حجاج کرام پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ ان میں اہم اور باخبر شخصیتیں بھی شامل ہیں۔ مگر کسی نے اس شرانگیز خبر کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ بی بی آمنہ کا کوئی مزار تھا نہ مسمار ہوا اور نہ ہی دوسری جگہ منتقل کیا گیا ہے

یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی

اس بے بنیاد واقعہ پر احتجاج اور سستی شہرت حاصل کرنے والوں میں "قبوری" علماء پیش پیش ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ شرعی نقطۂ نظر سے ضروری ہے کہ جو بھی اہم خبر یا مواد شائع کیا جائے اس کی صحت، افادیت اور اسکے پس منظر سے ہر ممکن طریقہ سے اطمینان کر لیا جائے اور کوئی ایسی بات پھیلائی اور عام نہ کی جائے جو درست نہ ہو اور جو اسلامی احکام وعقائد کے منافی ہو۔ جس سے مسلمانوں کے جائز اجتماعی مفاد کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ جس سے حقوق العباد کے پامال ہونے کا اندیشہ ہو۔ جس سے عصبیت پھیلنے اور فتنہ کھڑا ہونے کا احتمال ہو اور جس سے کسی کی رسوائی اور دلآزاری کا پہلو نکلتا ہو۔ یاد رہے کہ اگر کوئی شخص احتیاط سے کام نہیں لیتا اور جو کچھ سنتا ہے پھیلا دیتا ہے تو ایسا آدمی ثقہ اور معتبر نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ " کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ماسمع " (صحیح مسلم) یعنی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی دلیل ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے آگے بیان کر دے۔

بلاوجہ احتجاج کرنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ وطن عزیز میں پہلے ہی فرقہ واریت میں شدت پسندی کا رجحان عام ہو چکا ہے۔ یہ لوگ فضا کو مکدر کر کے وطن عزیز کی کونسی خدمت سرانجام دے رہے ہیں ؟ حضرت علی ہجویری کمپلکس کے سامنے مسجد سے مزار گرا دیا گیا۔ اسی طرح تجاوزات کے نام پر چند ایک مزار شیخوپورہ میں اور گیارہ مزار لاہور میں گرائے گئے۔ اس وقت تو انہیں احتجاج یاد نہیں آیا۔ اب اگر وہ حکومت کے خلاف احتجاج کرنے کی پالیسی بنا لیتے ہیں تو پہلے حکومتی مناصب سے علیحدہ ہو جائیں۔ نیز احتجاج کرنے سے پہلے یہ بھی سوچ لیں کہ ان کے مسلک میں مزارات کی کیا حیثیت ہے ؟

آیئے ذرا دیکھیں کہ شریعتِ اسلامیہ میں مزارات کے بارے میں کیا حکم آیا ہے ؟ .... صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکی قبر بنانے، اس پر مجاور بن کر بیٹھنے، اس پر کسی طرح کی عمارت (قبہ) بنانے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت ابو الہیاج اسدی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میں تجھے ایسے کام پر مامور نہ کروں کہ جس پر اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے

مامور فرمایا تھا : یہ کہ تو تمام تصویریں مٹادے اور اونچی قبر کو حکمِ شریعت کے مطابق برابر کردے۔ (صحیح مسلم)

ان احادیثِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ پکی قبریں قبے اور مزارات تعمیر کرنا شریعت میں یکسر ممنوع ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج سے پون صدی قبل 1925ء میں بانی مملکت سعودی عربیہ مغفور الملک عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود رحمہ اللہ نے یہی کام کیا تھا جس کی وضاحت اور تاکید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت میں کی گئی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب سلطان عبدالعزیز رحمہ اللہ (والد شاہ فہد) نے سرزمین حرمین شریفین سے شریف حسین مکہ (جو انگریز کا حمایتی وطرفدار تھا اور جس نے عملاً عالم اسلام کے مسلمانوں کے لئے حج کرنا انتہائی دشوار بنادیا تھا) کا اقتدار ختم کر کے نجد و حجاز کا انتظام سنبھالا اور تمام پختہ قبریں مسمار کر کے ان کو شریعتِ اسلامیہ کے مطابق کر دیا تھا۔ سلطان عبدالعزیزؒ کے اس اقدام کو تو چونکہ خلافِ شریعت ثابت نہیں کیا جاسکتا تھا اس لئے تو بُت پرست لوگوں نے الزام تراشی کا راستہ اختیار کر کے اپنے دل کا غبار نکالا اور اس طرح من گھڑت خبریں پھیلائیں کہ سلطان عبدالعزیزؒ نے کئی مسجدیں مسمار کر دی ہیں۔ قبروں کی بے حرمتی کی ہے، یہ شخص اب روضہ رسول ﷺ کی بے حرمتی کرنے سے بھی باز نہیں آئے گا..... وغیرہ وغیرہ.......... چنانچہ اس دور میں تحقیقِ حال کے لئے متحدہ ہندوستان سے علماء کا ایک وفد مرکزی خلافت کمیٹی کی طرف سے (جس میں تمام مکاتبِ فکر سے چوٹی کے علماء واعیان اور ممبران کونسل شامل تھے) خود حجاز گیا اور وہاں کے تمام حالات معلوم کئے۔ اس وفد نے وہاں سے واپس آکر جو رپورٹ دی وہ اس وقت شائع ہوگئی اس رپورٹ سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ قبور و قبات کے الزام کی حقیقت واضح ہو جائے۔

وفد مذکورہ نے جب آثر و مقابر کے گرانے سے متعلق استفسار کیا تو سلطان عبدالعزیزؒ نے اس کے جواب میں جو کہا، وہ وفد کے الفاظ میں حسبِ ذیل ہے "آثر و مبانی کی سرِ دست اس طرح اصلاح کر دی جائے گی کہ ان کا احترام قائم رہے اور یہ محفوظ رہیں لیکن ان کی دوبارہ تعمیر کے متعلق انہوں نے صاف صاف فرمایا کہ بلادِ مقدس میں شریعتِ اسلامیہ کے موافق فیصلہ کیا جائے گا اور اسی قانونِ شرعی کا یہاں نفاذ ہوگا۔ جس کی تشریح سلف صالحین اور آئمہ اربعہؒ نے کی ہے۔ اگر دنیا کے محققین علماء اس کا فیصلہ کر دیں کہ دوبارہ ان آثر کا تعمیر کرنا ضروری ہے تو میں سونے چاندی سے انہیں تعمیر کرانے کے لئے مستعد ہوں۔ اس طرح مدینہ منورہ کے تمام آثر اور مبانی جو دنیا کے محقق علماء فیصلہ کریں گے اس کے موافق عمل کیا جائے گا اور علماء کے فیصلے سے قبل تمام چیزیں اصلی شکل پر قائم رکھی جائیں گی۔ البتہ روضۃ الرسول ﷺ کے متعلق کسی بحث کی ضرورت نہیں، اس کا تحفظ اور بقاء ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور جس کی حفاظت کے لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اپنی جان اور تمام خاندان کو اس پر قربان کر دوں گا"۔ (مسئلہ حجاز پر ایک نظر۔ شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری) یہ چیلنج آج بھی اسی طرح موجود ہے۔ لیکن حکومتِ سعودیہ کے حاسدین میں یہ جرأت نہیں کہ اسے قبول کرسکیں (هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين) کون نہیں جانتا کہ سعودی عرب ہمارا برادر اسلامی ملک ہے، جہاں اسلامی اقدار کی فرمانروائی ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب دین کے لازوال رشتوں میں منسلک ہیں۔ پاکستان پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا سعودی عرب نے کسی تعاون سے گریز نہیں کیا۔ تنازعہ کشمیر میں سعودی عرب نے ہر فورم پر ہمیشہ پاکستان کے برحق موقف کی حمایت کی ہے۔ گذشتہ سال پاکستان کے ایٹمی دھماکے کے بعد جب یہود و نصاریٰ نے پاکستان پر بے شمار اقتصادی پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ تو سعودی عرب نے پاکستان کیلئے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے۔ ایسے حالات میں اپنے محسن ملک کے خلاف غلط فہمیاں پھیلانا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہمارا مطالبہ ہے کہ مخبر کو گرفتار کر کے اس بے بنیاد واقعہ کی تحقیقات کی جائے اور اس سازش کی کڑیوں سے قوم کو آگاہ کیا جائے امیرِ محترم سینئر پروفیسر ساجد میر صاحب نے بھی جماعتی ذمہ داران اور ذرائع ابلاغ کے اربابِ حل و عقد سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی حسنِ تدبیر سے اس سازش کو ناکام بنادیں۔ (بشکریہ : ہفت روزہ اہلحدیث لاہور 7 مئی 1999)